رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم شنبہ ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۷۶ھ

فی پرچہ ۱/

جلد ۴۵/۱۰ | ۱۷ نبوت ۱۳۳۵ھش ۔ ۱۷ نومبر ۱۹۵۶ء | نمبر ۲۷۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۶ نومبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

"طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے"۔ الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۶ نومبر۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت تاحال ناساز ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں:

برطانیہ اور فرانس نے مصر کے خلاف امریکی اسلحہ استعمال کر کے سمجھوتے کی خلاف ورزی کی ہے

یہ اسلحہ علاقۂ اوقیانوس کے دفاع کے لئے دیا گیا تھا۔ برطانیہ اور فرانس پر حکومت امریکہ کا الزام

واشنگٹن ۱۶ نومبر۔ امریکہ کے محکمہ دفاع نے برطانیہ اور فرانس پر الزام لگایا ہے۔ کہ انہوں نے مصر کے خلاف فوجی کارروائی کے دوران امریکی اسلحہ اور سامان استعمال کر کے ان سمجھوتوں کی خلاف ورزی کی ہے۔ جو اس بارے میں انہوں نے امریکہ سے کئے تھے۔ ان سمجھوتوں میں واضح کیا گیا تھا۔ کہ یہ اسلحہ بحر اوقیانوس کے علاقے کے دفاع کے علاوہ اور کہیں استعمال نہیں کیا جائے گا۔ یہ ابھی معلوم نہیں ہو سکا کہ سمجھوتوں کی اس خلاف ورزی پر امریکہ نے ان ہر دو ممالک سے باقاعدہ احتجاج بھی کیا ہے یا نہیں:

الجزائر میں عالمی فوج بھیجنے کا مطالبہ

تونس ۱۶ نومبر۔ تونس کے وزیر اعظم جناب حبیب بورقیبہ نے اقوام متحدہ پر زور دیا ہے۔ کہ وہ الجزائر میں بھی عالمی پولیس فورس بھیجے۔ وہاں الجزائریوں کے خلاف جو کچھ ہو رہا ہے وہ ہنگری کے واقعات سے کم ہولناک نہیں:

لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کی قرارداد

مولوی عبد المنان صاحب عمر کا دوسرے اخبار میں خط شائع کرانا دیانتداری پر مبنی نہیں ہے

ربوہ ۱۶ نومبر۔ لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کا ایک اجلاس عام کل نماز مغرب کے بعد مسجد مبارک میں مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد جو محمود احمد صاحب مختار نے کی مکرم مولانا ابو العطاء صاحب نے فتنۂ منافقین سے متعلق بعض ضروری امور پر روشنی ڈالی۔ بعد ازاں مکرم مولوی محمد صدیق صاحب قائمقام صدر عمومی نے حسب ذیل قرارداد پیش کی جو کامل اتفاق رائے سے منظور کی گئی:۔

قرارداد

راولپنڈی اور لاہور کے ایک اخبار میں مولوی عبد المنان صاحب عمر کا ایک خط شائع ہوا ہے۔ جس میں انہوں نے ان الزامات سے اپنی براءت کرنے کی کوشش کی ہے۔ جو ان پر عائد ہوتے ہیں۔

اس خط کی نقل نہ تو انہوں نے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کو بھجوائی ہے۔ اور نہ اموعامہ کو۔ اگر مولوی عبد المنان صاحب عمر کی نیت اس خط کے لکھنے سے یہ تھی کہ وہ اپنی براءت کریں تو پھر ان کا فرض تھا کہ اس خط کو شائع کرنے سے قبل سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں درخواست کرتے کیونکہ معافی تو انہوں نے حضور سے حاصل کرنی تھی۔ لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ پس ہمارے پاس یہ یقین کرنے کی کافی وجہ موجود ہے۔ کہ یہ خط دیانتداری سے شائع نہیں کیا گیا۔ بلکہ اس کا مقصد محض مزید فتنہ پیدا کرنا۔ اور یہ اثر ڈالنا ہے کہ مولوی صاحب تو معافی مانگتے ہیں۔ لیکن ان کے معافی نامے پر غور نہیں کیا جاتا:

پھر اس شائع شدہ خط کا عنوان یہ دیا گیا ہے۔ "خلافت سے دستبرداری" یہ عنوان فی ذاتہٖ قابل اعتراض ہے کیونکہ اس عنوان سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا مولوی صاحب خلافت کے امیدوار تھے۔ اور اب وہ اس سے دستبردار ہوتے ہیں۔ لیکن ان کے خط سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اس بات کی تردید کرنا چاہتے ہیں۔ پس اگر یہ عنوان ان کا اپنا باندھا ہوا ہے تو ان کے خط کے مضمون کی تغلیط خود بخود ہو جاتی ہے۔ اور اگر یہ عنوان مولوی صاحب نے نہیں لکھا بلکہ اخبار والوں نے لکھا ہے۔ تب بھی مولوی صاحب نے اس خط کو شائع ہونے کے بعد دیکھا ہوگا۔ لیکن مولوی صاحب نے اس کی تصحیح نہیں کروائی۔ پس ان حالات میں ہمارے نزدیک اس خط کا شائع کرانا دیانتداری پر مبنی نہیں۔ بلکہ محض فتنہ کی غرض سے ہے۔

اگر ان کا منشا اپنی براءت کرنا اور معافی حاصل کرنا تھا۔ تو انہیں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں خط لکھنا چاہیئے تھا۔ لیکن انہوں نے صحیح طریق اختیار نہیں کیا۔ اس لئے جماعت احمدیہ ربوہ اس خط کو بیزاری اور نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ اور حضور کی خدمت میں درخواست کرتی ہے کہ جب تک مولوی عبد المنان صاحب صحیح طریق سے حضور کی خدمت میں درخواست کر کے معافی نہ مانگیں اس وقت تک ان کے شائع شدہ خطوط کی طرف مطلق توجہ نہ دی جائے۔

ہم ہیں حضور کے خدام
ممبران جماعت احمدیہ ربوہ بذریعہ محمد صدیق
واقف زندگی قائمقام صدر عمومی ربوہ ۱۵/۱۱/۵۶

بعدہٗ صاحب صدر مکرم شمس صاحب نے قرآن مجید کی واضح آیات کی روشنی میں مختصراً ہم اس امر کی وضاحت کی کہ مولوی عبد المنان صاحب عمر کے لئے معافی مانگنے کا صحیح طریق یہی ہے کہ وہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں معافی کی درخواست کریں۔ بعد ازاں مکرم شمس صاحب نے دعا کرائی اور جلسہ اختتام پذیر ہوا:

مسٹر ہمرشولڈ روم پہنچ گئے

روم ۱۶ نومبر۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل عالمی پولیس فورس کو مصر بھجوانے کے انتظامات کا جائزہ لینے کے لئے کل نیویارک سے روم پہنچ گئے۔ پہنچنے کے تھوڑی دیر بعد انہوں نے عالمی پولیس فورس کے کمانڈر میجر جنرل برنز سے بات چیت کی۔ آج وہ حکومت مصر سے بات چیت کرنے کے لئے قاہرہ روانہ ہونے والے ہیں:

فن لینڈ کی پیشکش

ہلسنکی ۱۶ نومبر۔ مصر جانے والی عالمی فورس میں حصہ لینے کے لئے فن لینڈ نے بھی اپنی فوج وہاں بھیجنے کی پیشکش کی ہے:

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر۔ بی۔ اے۔ ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۷ نومبر ۱۹۵۶ء

آزادیٔ ضمیر کیا ہے؟

آزادیٔ ضمیر کے علمبردار کے زیر عنوان "پیغام صلح" میں "ربوہ سے ایک صاحب نظر نوجوان کے قلم سے" ظاہر کر کے ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ مضمون کے شروع میں اس "دور افتادہ ...... از ربوہ" کی طرف سے ایک تمہیدی مکتوب بھی شائع کیا گیا ہے۔ جس میں یہ بھی بتایا گیا ہے۔ کہ صاحب مضمون کو پیغام صلح میں "چیمہ" صاحب کا مضمون پڑھ کر یہ مضمون لکھنے گویا اس کو پیغام صلح میں چھپوانے کی "جرأت" حاصل ہوئی ہے۔

اگر خدا نخواستہ یہ مضمون واقعی ربوہ کے کسی باسی نے لکھا ہے۔ تو ظاہر ہے۔ کہ دنیا میں اور کوئی منافق ہو یا نہ ہو۔ یہ شخص اپنے اسی فعل سے اپنے آپ کو ضرور بہت بڑا منافق سمجھتا ہے۔ کیونکہ اگر وہ اپنی نظر میں منافق نہ ہوتا۔ تو وہ کبھی یہ مضمون ربوہ میں رہ کر نہ لکھتا۔ بلکہ "چیمہ" صاحب کے پاس گجرات پہنچ کر لکھتا۔ یا کم از کم مال روڈ یا احمدیہ بلڈنگس لاہور میں پہنچ کر لکھتا وہ لکھتا ہے کہ اسے چیمہ صاحب کے مضمون سے جرأت ہوئی ہے۔ کیا یہ خاک جرأت ہے۔ کہ جو احمدیہ بلڈنگس۔ مال روڈ۔ لائل پور اور گجرات تک بھی نہیں پہنچا سکی۔ اور پھر یہ "دور افتادہ" کی بھی ایک ہی کہی۔ لاہور نہ سہی لائل پور تو ربوہ سے صرف ایک گھنٹہ کا راستہ ہے۔ وہیں پہنچ جاتے۔ تو دور افتادگی فوراً ختم ہو سکتی تھی۔

اس اصلی یا فرضی مضمون نگار کے مضمون سے واضح ہے۔ کہ وہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خلیفہ برحق نہیں مانتا۔ پھر نہ معلوم وہ اپنے "دوستوں" سے کیوں دور افتادہ اس طرح پڑا تڑپ رہا ہے۔ وہ کونسی طاقت ہے۔ جو اسے "ربوہ" سے باندھے ہوئے ہے۔ کیا اسے کوئی مالی فوائد یا رشتہ داری کے تعلقات روک رہے ہیں۔ الغرض "عقیدہ" کے سوا اگر اس کے راستہ میں کوئی چیز بھی حائل ہے۔ جو اسے ربوہ نہیں چھوڑنے دیتی۔ تو یقیناً وہ یہ بھی آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔ کہ ایسی صورتِ حال کا نام ہی منافقت ہوتا ہے۔ خاصکر چیمہ صاحب "ببانگ دہل" اس کو بلا رہے ہیں۔

پیشتر اس کے کہ ہم مضمون کے موضوع پر توجہ دیں۔ ہم اس اصلی یا فرضی "نوجوان" کو بتلا دینا چاہتے ہیں۔ کہ اس طرح اس نے اپنی دولتِ ایمان اگر اس کے پاس کبھی تھی۔ بالکل ضائع کر دی ہے۔ مضمون میں جو کچھ کہا گیا ہے۔ وہ الگ بات ہے۔ صرف اس کے اس فعل نے کہ وہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خلیفہ برحق تو نہیں مانتا۔ مگر اس جماعت سے الگ بھی نہیں ہونا چاہتا۔ جس کی بنیاد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خلافت پر ہے۔ یہ فعل بذات خود اس کا رہا سہا ایمان ضائع کرنے کے لئے کافی ہے۔ غالب دہلوی نے کیا خوب کہا ہے ؎

وفاداری بشرطِ استواری اصلِ ایماں ہے
مرے بت خانہ میں تو کعبہ میں گاڑو برہمن کو

اس نوجوان کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اس نے اپنے اس فعل سے کوئی جرأت مندی نہیں دکھائی بلکہ انتہائی بزدلی کا مظاہرہ کیا ہے۔ اور نہ صرف وہ ہماری نظر سے گر گیا ہے۔ بلکہ ان لوگوں کی نظر میں بھی اس کی کوئی وقعت نہیں رہی۔ جنہوں نے اس کا مضمون بڑے طمطراق سے اپنے اخبار میں بے نامی شائع کیا ہے۔ ان کو بھی اگر ذرا سی عقل ہے، یہ سمجھنا مشکل نہیں کہ

"جیہڑے ایتھے بھیڑے او لاہور وی بھیڑے"

یعنی جو "ربوہ" میں بُرا ہے۔ وہ "لاہور" میں بھی بُرا ہی رہے گا۔ اگر یہ "نوجوان" قرآن کریم میں "منافقین" کا حال پڑھتا تو اسے معلوم ہو جاتا کہ ان کا انجام کیا ہوتا ہے وہی یعنی

نہ خدا ہی ملا نہ وصالِ صنم۔ نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے

اگر قرآن کریم کی بات پسند نہ ہو۔ تو تاریخ ہند کے وہ باب پڑھ کر دیکھ لو۔ جو بنگال کے اوما چند اور جعفر علی اور دکن کے "صادق" کے متعلق ہیں۔

یہ اصلی یا فرضی نوجوان اگر ہماری بات مانے۔ تو جلد از جلد "چیمہ صاحب کے پاس جا کر دم لے۔ وہ نہایت بے قراری سے اس کا انتظار کر رہے ہیں۔ پھر "پیغام صلح" کے صفحات ہی نہیں۔ بلکہ پیغامیوں کا اسٹیج اور خدا جانے کیا کیا اس کے ہیں۔ اسی طرح وہ اپنے ایمان کی رمق اگر باقی ہے۔ بچا سکتا ہے۔ ربوہ ایک چھوٹی سی بستی ہے۔ یہاں دینی ترقیوں کے امکانات صرف انہی کے لئے وسیع ہیں۔ جو خلافت محمود پر ایمان رکھتے ہیں۔ ورنہ دنیوی فوائد تو یہاں بدرجہ صفر ہیں۔ محکموں میں نہایت قلیل الاؤنس ملتا ہے۔ کوئی بڑی تجارتی منڈی یہاں نہیں۔ چند غریب دکاندار ہیں۔ جو بمشکل بسر اوقات کرتے ہیں، نہ کوئی زمینداری کا میدان ہے۔ اور نہ بڑے بڑے کارخانے ہی یہاں موجود ہیں۔ یہاں رہنے کے لئے تو صرف "ایمان" اور "وفاداری" کی ضرورت ہے۔ یہاں تو وہی رہ سکتا ہے۔ جو جان و مال کی بازی لگا سکتا ہے۔ چیمہ صاحب اور نہیں تو اپنا "منشی" بنا لیں گے۔ اور سب جانتے ہیں۔ کہ وکیل کا منشی کسی مہینے خود وکیل صاحب سے بھی بڑھ جاتا ہے۔ پھر ربوہ سے باہر تمام دنیا کا وسیع ترین میدان آپ کے لئے موجود ہے۔ جب خلافت سے دل اچاٹ ہو چکا ہے۔ تو یہاں دلچسپی کا اور سامان ہی کیا ہے۔ جلدی کرو نا۔

یہ تو چند ضروری باتیں تھیں۔ جو اس اصلی یا فرضی نوجوان سے ہمیں پہلے کہنا تھیں۔ اب ذرا مضمون کو لیجیئے۔ یہ نوجوان ہمارے ایک گذشتہ مضمون سے مندرجہ ذیل حوالہ نقل کرتا ہے۔

"باقی رہی آزادیٔ ضمیر تو مذہبی جماعتوں میں صرف جماعت احمدیہ ہی واحد جماعت ہے۔ جو آزادیٔ ضمیر کے اصول کو کلّی طور پر تسلیم کرتی ہے۔ اور عقیدہ کے طور پر مانتی ہے۔ کہ اسلام کا اصول لا اکراہ فی الدین اتنا وسیع ہے، کہ مغربی جمہوریت کا اصول اس کے پاسنگ بھی نہیں"

"نوجوان" اس اصول کو صحیح تسلیم کرتا ہے۔ مگر کہتا ہے۔ کہ

"قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے مومنین کو ارشاد فرمایا ہے۔ لِمَ تقولون ما لا تفعلون۔ کبر مقتاً عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون۔ لیکن جماعت ربوہ جو بزعم خویش مومنین کی جماعت ہے۔ اس کا ہمیشہ یہی اصول رہا ہے۔ کہ "کہو کچھ کرو کچھ" یہ جماعت پچھلے بیالیس سال سے مسلسل عوام الناس کی آنکھوں میں دھول ڈالتی چلی آرہی ہے، لیکن اس جماعت میں داخل ہو کر جو مشاہدہ میں آتا ہے۔ وہ اس کے دعووں کے بالکل برعکس ہے۔ اسی حقیقت کو آشکارا کرنے کے لئے میں نے مندرجہ بالا حوالہ نقل کیا ہے۔"

جہاں تک آزادیٔ ضمیر کے اصول کا تعلق ہے۔ "نوجوان" کو معلوم ہونا چاہیئے کہ "آزادیٔ ضمیر" کے معنی مادر پدر آزادی کے نہیں اور نہ اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ ہم کسی جماعت میں داخل ہو کر اس کے عقائد اور قواعد و ضوابط کے باغی بھی ہوں۔ اور جماعت میں رہنے پر بھی مصر ہوں۔ آزادیٔ ضمیر کا مطلب صرف یہ ہے۔ کہ ہم جو چاہیں عقائد رکھیں۔ اس میں کوئی مجبوری نہیں ہے۔ لیکن اس کے یہ معنی ہرگز نہیں۔ کہ مثلاً ہم اللہ تعالیٰ کی توحید اور سیدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رسالت پر تو ایمان نہ رکھیں۔ مگر مسلمان کہلانے پر مصر ہوں۔ آخر یہ کس حکم نے بتایا ہے۔ کہ ہم کسی جماعت کے بنیادی اصول تو نہ مانیں۔ مگر اس جماعت میں رہیں بھی ضرور۔ یہ بات تو آزادیٔ ضمیر کی ضد ہی نہیں بلکہ "آزادیٔ ضمیر" کی توہین ہے۔ "آزادیٔ ضمیر" کے معنی تو یہ ہیں۔ کہ جماعت کے اگر کسی عقیدہ کو تم نہیں مانتے۔ اور اس وجہ سے جماعت سے نکل جانا چاہتے ہو۔ تو تمہارے راستہ میں روک نہ ڈالی جائے۔ یہ الٹے معنی نہیں۔ کہ جماعت کے عقائد کے تو تم مخالف ہو۔ اور اگر اس سے تمہیں خارج کیا جائے۔ تو تم ڈٹ جاؤ۔

"نوجوان" تو خیر "نوجوان" ہے۔ اور الہڑ ہے معلوم نہیں چیمہ صاحب اور پیغام صلح اور دیگر بڑے بڑے دانشمندوں کی سمجھ میں یہ سیدھی سی بات کیوں نہیں آتی۔ کہ جس جماعت کے عقائد اور قواعد و ضوابط پر کوئی ایمان نہیں رکھتا۔ اس سے نکلنے پر رکاوٹ پیدا نہ کرنا "آزادیٔ ضمیر" ہے نہ کہ اس میں ڈٹے رہنے پر اصرار۔ اگر کسی کو جماعت احمدیہ کے عقائد پر ایمان نہیں رہتا۔ اور ہم اسے دھمکی دیں۔ کہ اگر تم نے جماعت کو چھوڑا۔ تو یاد رکھنا۔ پھر تو کہا جا سکتا ہے۔ کہ "آزادیٔ ضمیر" کو مجروح کر دیا ہے۔ لیکن ہم تو کہتے ہیں کہ بھئی جماعت کے عقائد پر تمہارا ایمان نہیں رہا۔ تم جو چاہے عقیدہ رکھو۔ ہماری طرف سے تم آزاد ہو۔ جس جماعت میں تمہیں فلاح نظر آتی ہو۔ اس میں شامل ہو جاؤ۔ ہم کوئی رکاوٹ نہیں ڈالیں گے۔ ہم تو خوشی بخوشی کہتے ہیں۔ کہ جاؤ چیمہ صاحب کی باتیں پسند ہیں۔ اور ان کے عقائد اچھے لگتے ہیں۔ تو انہی کے پاس چلے جاؤ۔ ورنہ خدا کی زمین وسیع ہے۔ جہاں تمہارے سینگ سمائیں۔ وہیں اپنی مرضی سے جاؤ۔ کتنا ظلم ہے۔ کہ اس پر یہ لوگ کہتے ہیں۔ کہ "آزادیٔ ضمیر" پر قدغن لگا رکھے ہیں۔ ربوہ میں استبداد ہو رہا ہے۔ سٹالنزم چل رہا ہے۔ یہ ہو رہا ہے وہ ہو رہا ہے۔ اللہ اللہ۔ ؎

جنوں کا نام خرد رکھ دیا خرد کا جنوں
جو چاہے آپ کا حسنِ کرشمہ ساز کرے

(باقی)

سورۂ نور میں آیت استخلاف

— از مکرم چودھری محمد شریف صاحب فاضل سابق مبلغ بلاد عربیہ —

قرآن شریف میں سورۂ نور ایک ایسی سورۃ ہے جس کے متعلق اللہ تعالےٰ اسکے شروع میں فرماتا ہے۔

سورۃ انزلناها وفرضناها وانزلنا فيها آيات بينات لعلكم تذكرون.

یعنے یہ ایک ایسی سورۃ ہے جسے ہم نے خاص مصلحت سے اتارا ہے۔ اور اس کو اچھی طرح یاد رکھنا اور حفظ کرنا مومنوں پر فرض قرار دیا ہے اور اس میں بہت سے واضح نشانات اور دلائل کو ذکر کیا ہے۔ تا تم نصیحت پکڑو۔

اس سورۃ کے پہلے حصہ میں زنا کے احکام کا ذکر کیا ہے۔ پھر ملاعنت کے احکام بیان ہوئے ہیں۔ پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی منافقوں کے گندے اتہام سے بریت اور دلائل طہارت اہل بیت نبوی کا ذکر ہے۔ پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بلند شان کا ذکر اللہ نور السموات والارض مثل نوره كمشكوٰة فيها مصباح ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ رجال لا تلهيهم تجارة ولا بيع عن ذكر الله میں ہے۔

پھر اس کے بعد آیت استخلاف

وعد الله الذين آمنوا منكم وعملوا الصالحات ليستخلفنهم في الارض كما استخلف الذين من قبلهم الآية

رکھ دی گئی ہے۔ پھر وہ آیات ذکر کر دی گئی ہیں جن سے مبادی زنا کا قلع قمع ہوتا ہے اور ہر شخص پوری آزادی سے اپنے گھر میں رہ سکتا ہے۔

اب یہاں قابل غور بات یہ ہے کہ کیا وجہ ہے کہ آیت استخلاف ایسی آیات اور ایسی سورۃ میں نازل کی گئی ہے جس میں وہ احکام درج ہیں جن کا اوپر ذکر آ چکا ہے؟ کیا آیت استخلاف کے لئے کوئی اور سورۃ مناسب نہ تھی۔ اور استخلاف کو زنا اور مبادی زنا کے احکام سے کیا تعلق؟ اور نہ صرف آیت استخلاف یعنی صرف اللہ تعالےٰ کا یہ وعدہ ہی اس سورت میں درج ہے کہ خدا تعالےٰ تم میں سے ان لوگوں کے ساتھ وعدہ کرتا ہے۔ جو ایمان لاتے ہیں اور نیک اعمال کرتے ہیں۔ کہ وہ انہیں ضرور بالضرور دنیا میں اپنے اسی طرح خلیفے بنائے گا۔ جس طرح پہلے بنی اسرائیل میں یا ان سے پہلے دوسری قوموں میں اپنے خلیفے بناتا رہا ہے۔" بلکہ ساتھ ہی ان خلفاء کی خلافت حقہ کے دلائل کا بھی ذکر کرتا ہے۔ کہ ان کی حقیقت اور صداقت کے یہ دلائل ہوں گے کہ (۱) ان کے عقائد دنیا میں قائم ہو جائیں گے (۲) اور ان پر خوف کے دن آئیں گے۔ مگر امن سے بدل دیئے جائیں گے۔ یعنی وہ اپنے مقاصد حقہ میں ناکام نہیں رہیں گے۔ (۳) اور وہ عبودیت کے لحاظ سے خدا تعالےٰ کے کامل عبد ہونگے۔ اور توحید الٰہی انہی کے ذریعہ چمکے گی اور خدا تعالےٰ کی عبادت کے وہ خاص طور پر پابند ہوں گے۔ اور اعلیٰ درجہ کے عابد ہونگے (۴) اور ان کے وہ منکر جو ان آیات کو دیکھ کر بھی ان کی اطاعت نہ کریں گے۔ وہ فاسق قرار پا کر اپنی جزا اسی دنیا میں دیکھیں گے۔

لیکن اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو آیت استخلاف کی اس سورۃ میں نازل کرنے کی وجہ صاف طور پر سمجھ میں آ سکتی ہے۔

اور وہ یہ ہے کہ جب سے سلسلہ خلافت الٰہیہ شروع ہوا۔ یعنے حضرت آدم علیہ السلام خلیفۃ اللہ ہوئے۔ اسی وقت سے اس کا حاسد اور معاند ابلیس بھی پیدا ہوا جس نے قسم کھائی کہ وہ خلافت الٰہیہ سے لوگوں کو برگشتہ کرنے کے لئے پوری کوشش کرے گا۔ اور جھوٹی قسمیں کھا کھا کر بھی خلیفۃ اللہ کو آزار پہنچانے کی کوشش کرے گا۔ اور بعض بنی آدم کو بھی خلیفۃ اللہ کے برخلاف اپنے ساتھ ملا لے گا۔

چنانچہ آدم علیہ السلام کو جنت سے نکالنے کے لئے بھی شیطان نے قسم کھا کر اور حضرت حوا کو دھوکہ دے کر حضرت آدم علیہ السلام کو دکھ دیا۔ پھر داؤد علیہ السلام کو بھی قتل کروانے کی کوشش کی۔ اور اور جس وقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مدینہ منورہ میں آ کر ستارہ اقبال چمکا۔ اور آپ کے سب دشمن زیر ہو گئے اور توحید کی ندا جزیرہ عرب میں چاروں طرف سے بلند ہونے لگی۔ اور آپ کو وہ عزت وعظمت وکامیابی عطا کی گئی۔ جو آپ سے پہلے کسی نبی کو اس کی زندگی کے ایام میں حاصل نہیں ہوئی تھی۔ اور آپ کے حاسد ومعاند بے دست وپا و ذلیل ہو گئے اس وقت بھی شیطان نے آپ پر حملہ کیا۔ اور آپ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ پر جھوٹا الزام لگا کر آپ کی خداداد عزت وعظمت کو نقصان پہنچانا چاہا۔ تب اللہ تعالےٰ کی غیرت جوش میں آئی۔ اور اس نے آپ کی ازواج مطہرات کی بریت کی۔ اور ان اہل شیطان کے لئے عبرتناک سزائیں مقرر کیں۔ تا آئندہ کسی کو یہ جرأت نہ ہو سکے۔ کہ وہ پاک دامن معصوم عورتوں کی عزت وعصمت پر حملہ کر سکے۔ اور خدا تعالےٰ کے خلفائے کرام پر کسی قسم کا الزام تراش سکے۔ اور آیت استخلاف کو اس سورۃ کے درمیان میں رکھ کر ہماری آنکھیں کھول دیں۔ اور ہمیں ہوشیار کر دیا کہ دیکھو جن لوگوں کو خدا تعالےٰ اپنے خلیفے بناتا ہے۔ اس کے پیچھے ان کا حسن ظاہر کرنے کے لئے حاسدوں اور معاندوں کا گروہ بھی لگا دیتا ہے۔ اور وہ حاسد ومعاند ہر قسم کی کوششیں کرتے ہیں کہ خلیفۃ اللہ کی عزت وعظمت قائم نہ ہو۔ لیکن مومن ان کے وساوس سے اور ان کی شیطانی تدبیروں اور مکروں سے اسی وقت محفوظ ہو سکتے ہیں۔ جب وہ سورۂ نور میں مذکورہ احکام کی روشنی میں ان الزاموں کو دیکھیں اور اللہ تعالےٰ کی ان تائیدوں کو خدا تعالےٰ کے خلفاء کے ساتھ مشاہدہ کریں۔ جن کا ذکر آیت استخلاف میں ہے۔

پس اگر کوئی منافق یا اس کا ساتھی آج ہمارے با اقبال امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ واطلع شموس طالعہ پر کسی قسم کا الزام لگاتا ہے۔ اور آپ کی عزت وعظمت کو زائل کرنے کے لئے ایڑی چوٹی تک کا زور لگاتا ہے۔ تو یہ ہمارے لئے کوئی تعجب کی بات نہیں۔

۱۹۲۸ء میں مستری فتنہ ایسے ہی حاسدوں اور معاندوں کا برپا کیا ہوا تھا۔ جنہیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی روز افزوں ترقی وعزت وعظمت سیخ پا کئے ہوئے تھی۔ وہ سورۂ نور کے خلاف مباہلہ کا چیلنج تو دیتے تھے۔ مگر سورۂ نور کے ذریعہ اپنی صداقت ثابت کرنے سے ہمیشہ گریز کرتے رہے۔ آج بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے بعض حاسد ومعاند مستریوں کی اقتدا کر رہے ہیں لیکن سورۂ نور ان کو بھی جھوٹے ثابت کر رہی ہے۔

اور اللہ تعالےٰ کی واضح تائیدات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی عزت وعظمت وجماعت کو ہر روز زیادہ کر رہی ہیں۔

خدا تعالےٰ نے خلیفے بناتا رہا ہے اور بناتا رہے گا۔ اور ان کے حاسد ومعاند بھی دنیا میں پیدا ہوتے رہے اور پیدا ہوتے رہیں گے۔ لیکن خدا تعالےٰ کے خلفاء ہی مظفر ومنصور ہوں گے۔ اور ان کے حاسد شرمندہ اور معاند ذلیل ہوں گے۔

ولا يفلح الساحر حيث اتى۔

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۵۶ء

جیسا کہ پہلے اعلان ہو چکا ہے کہ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸ دسمبر ۱۹۵۶ء کو جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ہو رہا ہے۔ یہ جلسہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام

"ياتون من كل فج عميق ويأتيك من كل فج عميق" (تذکرہ)

کی یاد تازہ کرنے والا ہے۔ اس جلسہ کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاک ہاتھوں سے رکھی گئی۔ اور اس وقت سے احباب جوق در جوق اس میں شامل ہوتے رہے۔ اب جبکہ جماعت ترقی کر چکی ہے۔ احباب جماعت کو پہلے سے کثرت سے جلسہ میں شمولیت فرمائیں۔ اور برکات حاصل کریں۔ اس مبارک اجتماع کے موقعہ پر بہت دعائیں ہوتی ہیں۔ اور ذکر الٰہی کے سامان ہوتے ہیں۔ نیز قرآن کریم کے حقائق ومعارف اور تحقیقی لیکچر بیان ہوتے ہیں۔ اور اہم مقالے پڑھے جاتے ہیں۔ پس احباب خود بھی تشریف لاویں۔ اور دوسرے طبقوں سے شرفا اور معززین کو بھی ہمراہ لاویں۔ (ناظر رشد واصلاح)

ضروری تصحیح

احمدیہ انٹر کالجیئٹ ایسوسی ایشن کراچی کی طرف سے مجلس مذاکرہ کے انعقاد کا جو اعلان کیا گیا تھا۔ اس میں ۲۴ نومبر کے ساتھ اتوار لکھا گیا تھا حالانکہ ۲۴ نومبر کو ہفتہ ہے۔ لہذا تمام احباب اس امر کی تصحیح فرما لیں کہ مجوزہ سمپوزیم ۲۴ نومبر بروز ہفتہ شام کے سوا چھ بجے احمدیہ ہال کراچی میں ہوگا۔ سیکرٹری نشر واشاعت احمدیہ انٹر کالجیئٹ ایسوسی ایشن کراچی

حافظ محمد حسن صاحب چیمہ کے مضمون پر ایک نظر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے جس بیٹے کا نام بشیر اور محمود رکھا وہی مصلح موعود ہے

(از مکرم مولٰنا جلال الدین صاحب شمس ربوہ)

(قسط نمبر ۳)

(سلسلہ کے لئے دیکھئے الفضل مورخہ ۱۴ر نومبر ۱۹۵۶ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذریت طیبہ کے متعلق مجموعی طور پر بحث کرنے کے بعد میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ذات اقدس کو لیتا ہوں۔ جو چیمہ صاحب اور ان کے ہم خیال غیر مبائعین کی آنکھوں میں خار کی طرح کھٹکتی ہے۔ اور جن کی اطراف عالم میں کامیابیاں اور کامرانیاں ان کے قلوب میں آتش حسد بھڑکاتی رہتی ہیں۔ اور وہ خیال کرتے ہیں۔ کہ

"لاہور اور قادیان کے درمیان محمودیت ہی ایک روک ہے۔ جو ان کو ہم سے ملنے نہیں دیتا"

اور یہ اعلان کرتے ہیں

"کہ ہم خفیہ طور پر نہیں بلکہ کھلا کھلا خلافت محمودیہ کا خاتمہ چاہتے ہیں"

چیمہ صاحب کو شاید معلوم نہ ہو کہ منکرین خلافت آج سے بیالیس سال پہلے بھی یہی چاہتے تھے۔ جبکہ انہیں یہ دعوٰے بھی تھا کہ جماعت احمدیہ کی اکثریت ان کے ساتھ ہے۔ لیکن ہوا یہ کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے پیارے بندے "محمود" کو الہاماً فرمایا:۔

لنمزقنہم کہ ہم اس گروہ کو جو خوارج کی طرح تیری خلافت کا مزاحم ہو رہا ہے ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے۔ اور اس الہام کی صداقت کا خود چیمہ صاحب بھی جو گروہ منکرین خلافت کے اندرونی حالات سے بخوبی واقف ہیں انکار نہیں کر سکتے پس ہم اعلان کرتے ہیں کہ اے "محمود" کی خلافت کا خاتمہ چاہنے والو اور اس کے مٹانے کے لئے منصوبے اور سازشیں کرنے والو تم اپنی مراد کو کبھی پوری ہوتی نہ دیکھو گے۔

اب ہم ذیل میں ان بشارات اور الہامات اور مکالمات و مخاطبات الٰہیہ کا ذکر کرتے ہیں۔ جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے متعلق ہیں۔

۱۔ ۱۸۸۶ء کے قریب اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ان الفاظ میں بشارت دی انا نبشرک بغلام حسین یعنی ہم تجھے ایک حسین لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تریاق القلوب میں اس بشارت کا مصداق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو قرار دیا ہے۔

۲۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"میرا پہلا لڑکا جو زندہ موجود ہے۔ جس کا نام محمود ہے ابھی وہ پیدا نہیں ہوا تھا۔ جو مجھے کشفی طور پر اس کے پیدا ہونے کی خبر دی گئی اور میں نے مسجد کی دیوار پر اس کا نام لکھا ہوا یہ پایا کہ "محمود" تب میں نے اس پیشگوئی کے شائع کرنے کے لئے سبز رنگ کے ورقوں پر ایک اشتہار چھاپا۔ جس کی تاریخ اشاعت یکم دسمبر ۱۸۸۸ء ہے"

(تریاق القلوب صفحہ ۴۲)

مسجد سے مراد جماعت ہوتی ہے۔ پس مسجد کی دیوار پر "محمود" نام لکھا ہوا دیکھنے کی تعبیر یہ تھی کہ آپ خلیفہ اور جماعت کے امام ہوں گے۔ پھر مسجد فضل لندن اور دیگر غیر ممالک کی مساجد پر آپ کا اسم مبارک لکھے جانے سے یہ پیشگوئی ظاہری الفاظ میں بھی پوری ہو چکی ہے۔

۳۔ ۱۸۸۹ء میں آپ نے تحریر فرمایا۔ کہ خدائے عزوجل نے

"اپنے لطف و کرم سے وعدہ دیا تھا۔ کہ بشیر اول کی وفات کے بعد ایک دوسرا بشیر دیا جائیگا۔ جس کا نام محمود بھی ہو گا اور اس عاجز کو مخاطب کر کے فرمایا تھا۔ کہ وہ اولوالعزم ہو گا۔ اور حسن و احسان میں تیرا نظیر ہو گا۔ وہ قادر ہے۔ جس طور سے چاہتا ہے پیدا کرتا ہے"

(اشتہار تکمیل تبلیغ مورخہ ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء)

۴۔ ایک مرتبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سوجان پور جا کر چالیس دن تک دعا کرنے کا ارادہ فرمایا۔ مگر آپ کو الہام ہوا "تیری عقدہ کشائی ہوشیار پور میں ہوگی"

اللہ تعالےٰ کی طرف سے یہ اشارہ پاکر آپ نے ہوشیارپور میں چالیس دن تک اہل دنیا سے بکلی منقطع ہو کر دعائیں کیں۔ وہ دعائیں جیسا کہ اشتہار ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء سے ظاہر ہوتا ہے اسلئے تھیں کہ تا اللہ تعالےٰ آپ کو ایسے انصار دین عطا فرمائے جو آپ کے بعد آپ کے لگائے ہوئے پودے کی آبیاری کریں اور اسلام اور قرآن مجید اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت اہل دنیا پر ظاہر کریں اور اللہ تعالےٰ نے ان دعاؤں کو قبول کرتے ہوئے۔ آپ سے وعدہ فرمایا کہ ہاں ایسا ہی ہو گا۔ اور اس کام کے لئے اللہ تعالےٰ تجھے ایک لڑکا عطا کریگا جو تیرے ہی تخم سے اور تیری ہی ذریت و نسل ہو گا۔ اور وہ جیسا کہ دوسری تحریرات سے ظاہر ہے۔ مصلح موعود کہلائے گا۔ اور اس اشتہار میں اس کے متعلق فرمایا۔

"اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئیگا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہو گا۔ الیٰ آخرہٖ"

مصلح موعود کون ہے؟

وہ مصلح موعود کون ہے۔ جو ان الہامات میں مندرجہ صفات عالیہ کا مصداق ہے۔ وہ بلاریب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ہیں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

"بذریعہ الہام صاف طور پر کھل گیا ہے کہ ... مصلح موعود کے حق میں جو پیشگوئی ہے۔ وہ اس عبارت سے شروع ہوتی ہے کہ اس کے ساتھ فضل ہے کہ جو اس کے آنے کے ساتھ آئیگا۔ پس مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا۔

فلسطین کی احمدی جماعتوں کی طرف سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کیساتھ عقیدت و اخلاص کا اظہار

ہم حضور ایدہ اللہ کے مطیع اور فرمانبردار خدام ہونے میں ہمیشہ فخر محسوس کرتے رہیں گے

مخالفین کا رویہ اسلامی خلافت کے اصولوں کے سراسر خلاف ہے ہم ان سے بکلی برأت کا اظہار کرتے ہیں

ہمیں اپنے مبلغ مکرم مولوی جلال الدین صاحب قمر کے ذریعے منافقین کی تفرقہ اندازی نظام جماعت کو درہم برہم کرنے کی کوشش اور ان کی دیگر حرکات کا علم ہوا۔ ہم سب کے لئے یہ خبر نہایت افسوسناک تھی۔ ہم تمام افراد جماعت ہائے فلسطین اس حرکت کو نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھتے اور اسے اپنے واجب الاطاعت امیر کے خلاف بغاوت سمجھتے ہیں۔ ہم یہ بھی یقین رکھتے ہیں کہ یہ حرکت اسلامی خلافت کے اصولوں کے سراسر خلاف ہے۔

ہم اپنی اس قرارداد کے ذریعے ان مفسد منافقین اور ان کے ساتھیوں سے بکلی برأت کا اظہار کرتے ہیں اور ہم اپنے موجودہ امام حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی کے ساتھ اپنے اخلاص و عقیدت کے تعلق کی تجدید کرتے ہیں۔ اور ہم انشاء اللہ حضور کے مطیع و فرمانبردار خدام ہونے میں ہمیشہ فخر محسوس کرتے رہیں گے

بالآخر ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ ہمارے محبوب امام کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور حضور کے مبارک عہد میں اسلام کی شان کو بلند فرمائے۔ اللّٰھم آمین

(جملہ اراکین جماعتہائے احمدیہ فلسطین)

اور نیز دوسرا نام اس کا محمود اور تیسرا نام بشیر ثانی بھی ہے۔ اور ایک الہام میں اس کا نام فضل عمر ظاہر کیا گیا۔"
(سبز اشتہار صفحہ ۲۱ حاشیہ)

اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ولادت پر آپ کا نام بشیر اور محمود رکھا۔ اور آپ کے سوا کسی اور فرزند کا نام بشیر اور محمود نہیں رکھا۔ لہٰذا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد میں سے وہی مصلح موعود ہے۔ جس کا نام حضور نے بشیر اور محمود رکھا۔

(۵) اور فرماتے ہیں:۔ "خدا تعالیٰ نے ایک قطعی اور یقینی پیشگوئی میں میرے پر ظاہر کر رکھا ہے۔ کہ میری ہی ذریت سے ایک شخص پیدا ہوگا۔ جس کو کئی باتوں میں مسیح سے مشابہت ہوگی۔ وہ آسمان سے اترے گا۔ اور زمین والوں کی راہ سیدھی کریگا۔ وہ اسیروں کو رستگاری بخشے گا۔ اور ان کو جو شبہات کی زنجیروں میں مقید ہیں۔ رہائی دیگا۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء" (ازالہ اوہام صفحہ ۱۵۶)

(۶) اور فرماتے ہیں۔
"مجھے ایک خواب میں اس مصلح موعود کی نسبت زبان پر یہ شعر جاری ہوا تھا۔ ؎

اے فخر رسل قرب تو معلومم شد
دیر آمدہ ز راہِ دور آمدہ

(اشتہار تکمیل تبلیغ مورخہ ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء)

ان الہامات اور کشوف اور مکالمات و مخاطبات الٰہیہ سے مندرجہ ذیل امور ثابت ہوتے ہیں۔

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ولادت کی بشارت آپ کی پیدائش سے کئی سال پہلے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بذریعہ الہام دے دی تھی۔ اور حضور فرماتے ہیں۔ کہ جب اللہ تعالیٰ کسی نبی یا ولی کو اولاد کی بشارت دیتا ہے۔ تو اس سے نیک اور صالح اولاد مراد ہوتی ہے۔

(۲) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کشفی طور پر مسجد کی دیوار پر آپ کا نام "محمود" لکھا ہوا دیکھا تھا۔ اور مسجد سے مراد جماعت ہوتی ہے۔ اس میں یہ اشارہ تھا۔ کہ آپ خلیفہ ہونگے

(۳) اللہ تعالیٰ نے بشیر اول کی وفات کے بعد دوسرا بشیر دیئے جانے کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو وعدہ دیا تھا۔ اور فرمایا تھا۔ کہ اس کا نام محمود ہوگا۔ وہ اولوالعزم ہوگا۔ اور حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔

(۴) "محمود" اور "بشیر" مصلح موعود ہی کے دو نام ہیں۔

(۵) مصلح موعود جس کا ایک نام "محمود" ہے۔ مندرجہ ذیل صفات کا حامل ہوگا۔

(۱) وہ صاحب شکوہ اور عظمت و دولت ہوگا۔ (۲) وہ مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ (۳) وہ کلمۃ اللہ ہے (۴) وہ سخت ذہین و فہیم اور دل کا حلیم ہوگا۔ (۵) وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائیگا۔ (۶) وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ (۷) فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الحق والعلا کان اللہ نزل من السماء کا مصداق ہوگا۔ (۸) اس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ (۹) نور آتا ہے نور (۱۰) جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ (۱۱) ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے۔ اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ (۱۲) وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ (۱۳) اور ان کو جو شبہات کی زنجیروں میں مقید ہیں۔ رہائی دیگا۔ (۱۴) وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ (۱۵) اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ (۱۶) وہ فضل و احسان اور رحمت کا نشان ہوگا۔ (۱۷) وہ فتح و ظفر کی کلید ہوگا۔

(۱۸) وہ فخرِ رسل ہے۔ جس سے مراد یہ ہے۔ کہ وہ تمام رسولوں کی اقوام کو تبلیغ اسلام کرنے کا انتظام کرے گا۔ جس کی وجہ سے رسول اس پر فخر کریں گے۔ (۱۹) مصلح موعود (نشان رحمت) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک عظیم الشان نشان ہوگا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً فرمایا۔

"اے منکرو اور حق کے مخالفو اگر تم میرے بندے کی نسبت شک میں ہو۔ تو اس نشانِ رحمت کی مانند تم بھی اپنی نسبت کوئی سچا نشان پیش کرو۔ اگر تم سچے ہو۔ اور اگر تم پیش نہ کر سکو۔ اور یاد رکھو کہ ہرگز پیش نہ کر سکوگے۔ تو اس آگ سے ڈرو۔ جو نافرمانوں اور جھوٹوں اور حد سے بڑھنے والوں کے لئے تیار ہے۔"
(اشتہار ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء)

ایسے وجود کے متعلق جسے اللہ تعالیٰ "محمود" "بشیر" مصلح موعود۔ فخر رسل، اولوالعزم۔ نور آتا ہے نور، حسن و احسان میں مسیح موعود کا نظیر۔ قوموں کو برکت دینے والا۔ فرزند دلبند گرامی و ارجمند۔ مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں اور تضرعات کی قبولیت کا نتیجہ قرار دیتا ہے۔ اس کے متعلق چیمہ صاحب لکھتے ہیں۔ کہ ہم اسے (۱) علیٰ وجہ البصیرت باطل پر سمجھتے ہیں۔ (۲) وہ منصوبوں اور سازشوں سے خلافت کی گدی پر بیٹھا ہے۔ (۳) انہوں نے سب سے زیادہ مظالم خود مسیح موعود پر ڈھائے ہیں۔ (۴) ان کا فتنہ سب سے زیادہ خطرناک فتنہ ہے۔ (۵) ہم اسے بیخ و بن سے اکھاڑ دینا چاہتے ہیں۔ (۶) فتنہ احرار۔ فتنہ پرویزیت۔ فتنہ مودودیت۔ فتنہ یہودیت۔ فتنہ مسیحیت۔ فتنہ اشتراکیت۔ ان سب کے جراثیم فتنۂ محمودیت میں موجود ہیں۔ (۷) "پولوس نے مسیحیت کی تعلیم کو بگاڑ کر دنیا کے سامنے پیش کیا تھا۔ اسے بہت بڑی کامیابی حاصل ہوئی تھی۔ مسیحِ ثانی کی تعلیمات کو بگاڑنے والا بھی ایک پولوس پیدا ہوا۔ اس نے بھی اپنے گرد مسیح کے نام لیواؤں کا ایک جتھا قائم کیا۔ اور اسے غلط راہ پر لے کر چل نکلا۔"

ہماری طرف سے ان سب گالیوں کا جواب مذکورہ بالا الہامات اور کشوف ہیں۔ جن میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اوصاف عالیہ بیان کی گئی ہیں۔ اور آپ کا نام "محمود" یعنی تعریف کیا گیا اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے۔

چھوٹے اور بڑے

پھر چیمہ صاحب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو چھوٹے آدمیوں میں سے قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ چھوٹے تھے اسی لئے جماعت احمدیہ کے کئی بڑے آدمی میاں محمود احمد کے ساتھ ہو کر چھوٹے بن گئے۔" مگر اللہ تعالیٰ ان کے متعلق فرماتا ہے۔" وہ صاحب شکوہ اور عظمت و دولت ہے۔ وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہے۔ اور مسیح موعود علیہ السلام کا حسن و احسان میں نظیر ہے۔ پس اگر مسیح موعود علیہ السلام بڑے تھے۔ اور یقیناً بڑے تھے۔ تو آپ کا فرزند ارجمند "محمود" بھی یقیناً بڑا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی بناء پر فرماتے وہ اللہ تعالیٰ کے معزز و مکرم بندوں میں سے ہے۔ اور آج دنیا کی مختلف اقوام آپ کی بیعت کرکے آپ کی عظمت اور بزرگی کی قائل ہو رہی ہیں۔ ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

رہا یہ اعتراض کہ "خلافت محمودیہ نے کوئی بڑا آدمی پیدا نہیں کیا۔ اس کا مفصل جواب مکرم تنویر صاحب دے چکے ہیں۔ ہمارے نزدیک تو وہ لوگ بڑے ہیں۔ جو خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے قربانیاں کرتے ہیں۔ اور جو اپنے گھروں اور وطنوں اور اپنے عزیز و اقارب کو چھوڑ کر غربت اختیار کرتے ہیں۔ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے بھی یہی کہا ہے۔

"پس جو کوئی ان چھوٹے سے چھوٹے حکموں میں سے کسی کو توڑے گا۔ اور یہی آدمیوں کو سکھائیگا۔ وہ آسمان کی بادشاہی میں سب سے چھوٹا کہلائے گا۔ لیکن جو ان پر عمل کرے گا۔ اور ان کی تعلیم دے گا۔ وہ آسمان کی بادشاہی میں بڑا کہلائے گا۔" متی ۵/۱۹

ہمارے نزدیک جو عزت اور عظمت مولوی محمد علی صاحب مرحوم اور خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیعت کرکے حاصل ہو سکتی تھی۔ وہ آپ کی خلافت سے انکار کرکے اس سے محروم ہو گئے۔ اور ان کے ساتھیوں نے ان کی جو عزت افزائی کی۔ وہ اس رنگ کی تھی۔ کہ ان کو بعض کے متعلق یہ وصیت کرنی پڑی۔ کہ وہ ان کے جنازے میں شامل نہ ہوں۔ اور در حقیقت یہی وہ جماعت کے بڑے لوگ تھے۔ جن کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے علم دیا گیا تھا۔ کہ "کئی چھوٹے ہیں جو بڑے کئے جائیں گے۔ اور کئی بڑے ہیں جو چھوٹے کئے جائیں گے۔"
(براہین احمدیہ حصہ پنجم)

اس میں اس طرف اشارہ تھا۔ کہ جو اس وقت جماعت میں بڑے سمجھے جاتے تھے۔ وہ جماعت سے علیحدہ ہو جائیں گے۔ اور ان کی بجائے جو چھوٹے خیال کئے جاتے تھے۔ ان سے خدا تعالیٰ اپنے سلسلہ کی خدمت لے گا۔ اور وہ بڑے ہو جائیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت میں رہنے والوں میں سے جس نے بھی بڑائی یا عظمت حاصل کی۔ اس نے تواضع اور انکساری کے زور پر کی۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی اپنے شاگردوں کو یہی نصیحت کی تھی۔

"جو کوئی اپنے آپ کو چھوٹے بچے کی مانند چھوٹا بنائے گا۔ وہی آسمان کی بادشاہی میں بڑا ہوگا" (متی باب ۱۸)

پھر چیمہ صاحب یہ ذکر کرکے کہ پولوس نے سہل انگار انسانوں کو مسیح کے دائرہ میں لانے کے لئے یہ عقیدہ تراشا کہ "عقیدت مند ان مسیح کو عمل کی کچھ ضرورت نہیں۔ وہ کفارہ پر ایمان لے آئیں۔" اپنے مخصوص انداز میں لکھتے ہیں:۔

"بالکل یہی صورت میاں محمود نے قائم کر دی ہے۔ میاں محمود کو مصلح موعود مان لو۔ اس کے متعلق حضرت صاحب کی کی ہوئی دعاؤں کو اس امر کی ضامن سمجھ لو۔ کہ مرزا محمود احمد جو کچھ ہے۔ وہ بالکل صحیح ہے" چیمہ صاحب کی اس تحریر کو اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مذکورہ بالا الہامات اور کشوف اور تحریرات کو پڑھ کر ہر عاقل یہ فیصلہ کر سکتا ہے کہ چیمہ صاحب کو مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ (باقی صفحہ ۶ پر)

درخواست دعا: میرے والد محترم منشی سربلند خان صاحب پنشنر ایک عرصہ سے گھٹنے کی درد سے صاحب فراش ہیں۔ احباب جماعت ان کی مکمل صحتیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ محمد احمد ...

تحریک جدید کے جہاد کبیر میں قربانیاں کرنے والو!

اللہ تعالیٰ کا نمائندہ آواز دے رہا ہے کہ آؤ!

اور

عزیز مال راہ خدا میں قربان کردو!

(۱) سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ خطبہ احباب نے ملاحظہ فرمایا۔

(۲) حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد تو پہلے دن سے ہر جماعت کو ہے کہ تمام مردوں عورتوں اور بچوں کو جمعہ یا اتوار کے دن اکٹھا کر کے تحریک جدید کا خطبہ سنایا جائے۔ تا احباب حضور کے ارشاد کی روشنی میں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر وعدے لکھوائیں۔

(۳) پس انصار اللہ، خدام الاحمدیہ، امیر یا صدر، سیکرٹری تحریک جدید کا فرض ہے کہ وہ حضور کے خطبات سنانے کا اہتمام فرمائیں اور پھر خطبہ سنانے کے بعد ہر ایک کے گھر پہنچ کر وعدے لکھوائیں تا ان کے بچے اور عورتیں بھی شامل ہو جائیں۔ وعدہ لکھنے والے جس کے گھر وعدہ کے لئے پہنچیں یا ان کے پاس آکر لکھوائیں۔ چاہیئے کہ اس کے اہل و عیال کے بارہ میں بھی دریافت فرمائیں۔

(۴) وعدہ لکھوانے والے کو چاہیئے کہ وہ اپنی اہلیہ صاحبہ اور خود کمائی نہ کرسکنے والے بچوں کی طرف سے بھی رسمی طور پر وعدہ لکھیں تا ان کے بچے جب خود کمائی کرنے لگ جائیں پھر وہ خود بخود تحریک جدید میں حصہ لیتے جائیں۔

(۵) وہ بچے جو خود کما رہے ہیں مگر وہ دوسری جگہ ملازمت یا کاروبار کر رہے ہیں آپ ان کو پر زور تحریک کریں کہ وہ تحریک جدید میں شاندار قربانی کرتے ہوئے شامل ہوں اور ان کا خط و کتابت کا پتہ بھی اس دفتر کو دیں تا دفتر بھی ان کو حضور کے ارشادات ارسال کر سکے۔

(۶) اگر آپ کو کسی وجہ سے فارم نہ ملے ہوں تو معمولی کاغذ پر اس طرح وعدہ لکھ کر ارسال کریں نام معہ مکمل پورا پتہ۔ آمد ماہوار۔ وعدہ سال گذشتہ۔ وعدہ سال حال۔ وقت ادائیگی۔ کیفیت

ہر وعدہ کنندہ کا پورا پتہ اس لئے دفتر میں ہونا چاہیئے کہ دفتر دوران سال میں کوشش کرتا رہتا ہے کہ ہر وعدہ کرنے والا اپنا وعدہ جلد تر ادا کرے۔ خصوصاً جب کوئی خاص تاریخ مقرر کی گئی ہو۔ مقررہ تاریخ کے آنے سے پہلے دفتر وعدہ کرنے والوں کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات پیش کر کے تحریک کرتا ہے کہ وہ اس معینہ تاریخ سے قبل اپنا وعدہ سو فی صدی پورا کر لیں۔ کیونکہ اس تاریخ کو دفتر حضور کی خدمت میں سو فی صدی ادا کرنے والوں کی فہرست پیش کر کے احباب کے لئے دعا کی درخواست کریگا۔ اس لئے پتہ کا ہونا ضروری ہے۔ ماہوار آمد اس لئے کہ ان کی قربانی کی نسبت معلوم رہے۔ وقت ادائیگی اس لئے ضروری ہے کہ غیر معین یا "دوران سال" لکھنے سے انسان سے غفلت ہو جاتی ہے کہ ابھی وقت بہت ہے آخر سال تک ادا کر دیں گے۔ بسا اوقات ایسا لکھنے والے آخر میں بھی ادا نہیں کر سکتے اور بقایا دار بن جاتے ہیں۔ اور پھر آئندہ شامل ہونے میں بھی کشمکش و پیچ میں پڑ جاتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہر وعدہ کرنے والے سے ادائیگی کا وقت معین کرایا جائے۔ اس طرح وہ وعدہ انشاء اللہ تعالیٰ جلد ادا کر سکے گا۔

(وکیل المال تحریک جدید)

ٹیکنیکل برانچ میں کمیشن

مندرجہ ذیل برانچوں میں کمیشن کی آسامیاں خالی ہیں:-

I Maint./ Tech./ Engineering.
2. Maint. Tech. / Signals
3. Maint./ Tech. / Armament.

ابتداء میں امیدوار کو دس سالہ شارٹ سروس کمیشن ملے گا چھ ماہ ٹریننگ رسالپور، ایک سال سپیشلسٹ ٹریننگ اندرون و بیرون پاکستان۔

شرائط:- (۱) انجینئرنگ ڈگری (۲) ایم۔ اے ڈگری (اپلائڈ میتھ) (۳) ایم ایس۔ سی فزکس (۴) پی۔ ایس۔ سی عمر ۱۷ تا ۳۰۔ امیدواران ۱۲/۵۶ ۲۰ تک اصالتاً کسی دفتر بھرتی بمقام کراچی۔ راولپنڈی۔ کوئٹہ۔ چٹاگانگ۔ لاہور۔ پشاور۔ ڈھاکہ پیش ہو کر درخواست دیں۔

(پاکستان ٹائمز ۸ ۱۱/۵۶)

ناظر تعلیم ربوہ

اعلانات لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

(۱) نصرت زنانہ جنرل سٹور

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام ایک زنانہ سٹور کا اجراء کیا گیا ہے جو لجنہ اماء اللہ کے دفتر کی عمارت میں ہے اور باقاعدگی سے جاری ہو چکا ہے۔ یہ سٹور کو اپریٹو طریق پر قائم کیا گیا ہے اس کے حصے فروخت کئے جا رہے ہیں۔ فی حصہ قیمت دس روپے ہے۔ شروع میں صرف نصف قیمت لی جائے گی۔ بہنیں خواہ جتنے چاہیں حصے خریدیں۔ حصے خریدنے کی آخری تاریخ یکم دسمبر ہے اس کے بعد کوئی حصہ نہیں لیا جائے گا۔ حصے خریدنے کے لئے مطبوعہ فارم دفتر لجنہ اماء اللہ سے ملتا ہے۔

(۲) چھوٹے بچوں کی استانیوں کی ضرورت

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام چھوٹے بچوں کا ایک سکول عنقریب کھولا جائیگا۔ اس کے لئے ایسی استانیوں کی ضرورت ہے جنہوں نے بچوں کو تعلیم دینے کی ٹریننگ لی ہو۔ خواہشمند بہنیں اپنی درخواستیں مع اپنے جملہ کوائف اور سابقہ تجربہ اور اسناد کی نقول کے یکم دسمبر تک بھجوا دیں۔ تنخواہ گورنمنٹ گریڈ کے مطابق دی جائے گی۔ سی۔ ٹی جے۔ ایس کو ترجیح دی جائے گی۔ درخواست کے ساتھ مقامی امیر یا مقامی پریذیڈنٹ لجنہ اماء اللہ کی تصدیق بھجوائیں۔

(۳) اعلان تاریخ امتحان کتاب "اسلام میں اختلافات کا آغاز"

زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

کتاب "اسلام میں اختلافات کا آغاز" کا امتحان ۲۵ نومبر ۱۹۵۶ء بروز اتوار مقرر کیا گیا ہے تمام لجنات سے گذارش ہے کہ وہ اس امتحان میں زیادہ سے زیادہ ممبرات شامل کرنے کی تلقین کریں۔ اور امتحان دینے والی ممبرات کی فہرست دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کو بھجوا دیں۔ تاکہ وقت مقررہ پر پرچہ سوالات بھجوا دیا جا سکے۔

(۴) چندہ سکنڈے نیوین مشن اور لجنات اماء اللہ کا فرض

سکنڈے نیوین مشن قائم فرماتے ہوئے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تین ہزار روپیہ کی حقیر رقم لجنہ اماء اللہ کے ذمے لگائی تھی۔ الحمد للہ کہ لجنہ اماء اللہ نے اس رقم کو قریباً پورا کر دیا ہے۔ اس وقت تک لجنہ اماء اللہ کی طرف سے ۲۶۲۷/۴ کی رقم ادا ہو چکی ہے گویا ۳۷۲/۱۲ روپے کی رقم لجنہ اماء اللہ کے ذمے ابھی بقایا ہے یہ بہت ہی تھوڑی رقم ہے۔ میں امید کرتی ہوں کہ جن لجنات کے ذمہ ابھی بقایا ہے وہ جلد از جلد اپنے بقائے ادا کر کے اس رقم کو پورا کرنے کی کوشش کریں گی

جلسہ سالانہ تک ساری رقم ادا کرنی ہے۔ جن بہنوں نے ابھی تک اس تحریک میں حصہ نہیں لیا اگر وہاں لجنہ قائم نہیں تو وہ اپنا چندہ براہ راست دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کو بھجوا دیں

جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

دعائے مغفرت

ہماری خالہ محترمہ حسن بی بی صاحبہ (والدہ اخویم حوالدار محمد شفیع صاحب کوئٹہ) بنت امیر بخش صاحب ساکنہ کھیرباں ضلع ہوشیارپور، ربوہ میں بتاریخ ۱۲ نومبر تقریباً ۸۰ سال کی عمر میں وفات پا کر اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحومہ بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ اوائل عمر میں بیوہ ہو گئی تھیں۔ لیکن آپ نے یہ زمانہ بڑے صبر و شکر اور حوصلہ سے گذارا۔ ۱۹۳۱ء سے ۱۹۴۷ء تک کا زمانہ قادیان میں گذارا۔ تعمیر ربوہ کے بعد اپنی زندگی اپنے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے قدموں میں ہی گذاری اور حضور کی شفقتوں اور نوازشوں سے حصہ پایا۔ قارئین الفضل سے ان کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار چوہدری محمد شریف دار الرحمت شرقی۔ ربوہ)

حافظ محمد حسن صاحب چیمہ کے مضمون پر ایک نظر

(بقیہ صفحہ ۵)

اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کی قبولیت پر کیا ایمان رکھتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سبز اشتہار میں فرماتے ہیں کہ:۔

"خدا تعالیٰ کے انزال رحمت اور روحانی برکت بخشنے کے لئے بڑے عظیم الشان دو طریقے ہیں۔ ..... دوسرا طریق انزال رحمت کا ارسال مرسلین و نبیین و ائمہ و اولیاء و خلفاء ہے۔ تا ان کی اقتداء اور ہدایت سے لوگ راہ راست پر آجائیں ..... دوسری قسم رحمت کی جو ابھی ہم نے بیان کی ہے اس کی تکمیل کے لئے خدا تعالیٰ دوسرا بشیر بھیجے گا جیسا کہ بشیر اول کی موت سے پہلے ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء کے اشتہار میں اس کے بارہ میں پیشگوئی کی گئی ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے اس عاجز پر ظاہر کیا کہ ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائے گا جس کا نام محمود بھی ہے۔ وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا یخلق اللّٰہ مایشاء"

(سبز اشتہار حاشیہ صفحہ ۱۵-۱۷)

اس تحریر کے مطابق اللہ تعالیٰ نے "بشیر ثانی محمود" کو آپ کا خلیفہ بنا کر دوسری قسم رحمت کی تکمیل کی۔ پس یہ حوالہ آپ کی خلافت پر نص صریح ہے اور اگر چیمہ صاحب کہیں کہ ہم انہیں اس لئے خلیفہ نہیں مانتے کہ ان کے عقائد درست نہیں۔ تو اس کا جواب بھی اسی حوالہ میں دیا گیا ہے کہ وہ اس لئے خلیفہ یا امام ہوں گے کہ تا آپ کی

"اقتداء اور ہدایت سے لوگ راہ راست پر آجائیں اور آپ کے نمونہ پر اپنے تئیں بنا کر نجات پا جائیں"

پس ایسے مبارک وجود کو جسے اللہ تعالیٰ راہ راست پر دوسرے لوگوں کا مقتدا قرار دیتا ہے آپ جتنی گالیاں چاہیں دیں۔ پولوس کہیں گمراہ کہیں۔ فتنہ پرداز، سازشی اور مغرور بے باک کہیں۔ آپ ان کا کوئی بال بیکا نہیں کر سکتے اور آپ کے متبعین کو نہیں ورغلا سکتے جبکہ اللہ تعالیٰ ان کا نام محمود رکھتا ہے مصلح موعود، بشیر، فضل عمر اور فخر رسل قرار دیتا ہے اور فرماتا ہے کہ اس کا آنا ایسا ہوگا گویا خدا تعالیٰ آپ آسمان سے اتر آیا یعنے اس کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ کی رحمت اہل زمین پر خاص طور پر نازل ہوگی۔ اور اگر چیمہ صاحب یہ معلوم کرنے کی خواہش رکھتے ہوں کہ احمدیت کی اشاعت کے لئے پولوس کا طریق کار کس نے اختیار کیا تو ان کی درخواست پر ہم انشاء اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی نشان دہی بھی کر دیں گے۔

چیمہ صاحب بے شک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان دعاؤں پر جو آپ نے نہایت گریہ و زاری اور اضطراب و بے قراری اور سوز و درد سے اپنی اولاد کی نسبت کیں ہنسی اڑائیں، تمسخر کریں اور انہیں بے اثر قرار دیں۔ مگر ہم تو حضور کے الہام اجیب کل دعائک الا فی شرکائک کے مطابق یقین رکھتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور شرف قبولیت حاصل کر چکی ہیں۔ اور حضور کی مندرجہ ذیل دعا کی قبولیت پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خلافت کا سارا زمانہ شاہد ناطق ہے سے

لخت جگر ہے میرا محمود بندہ تیرا
دے اس کو عمر و دولت کر دور ہر اندھیرا
دن ہوں مرادوں والے پر نور ہو سویرا
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

(باقی)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۴۴۸۵ میں سعیدہ صادقہ بیگم زوجہ سید سعید احمد صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن واربرٹن ڈاکخانہ واربرٹن ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۳/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری حسب ذیل جائداد ہے مہر مبلغ ایکہزار روپیہ زیورات طلائی وزنی بائیس تولہ قیمتی بائیس صد روپیہ کل میزان تیئیس صد روپیہ علاوہ ازیں ماہوار آمد بصورت ملازمت مبلغ -/۱۰۵ روپے ہے۔ مذکورہ بالا جائداد اور آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ مغربی پاکستان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری وفات کے وقت جو جائداد ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ جو رقم میں اپنی زندگی میں ادا کر دوں اس وصیت کردہ حصہ سے مجرا ہو جاوے گی۔

الامتہ:۔ سعیدہ صادقہ بیگم اہلیہ سید سعید احمد سعید میڈیکل ہال واربرٹن ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ۔

گواہ شد:۔ سید سعید احمد خاوند موصیہ

گواہ شد:۔ سید لال شاہ امیر جماعت احمدیہ

نمبر ۱۴۴۸۰ :۔ میں ممتاز بشریٰ زوجہ حمید احمد صاحب بھٹی قوم بھٹی راجپوت پیشہ نرس سٹوڈنٹ عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن نیروبی ڈاکخانہ نیروبی ضلع نیروبی صوبہ کینیا مشرقی افریقہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ مارچ ۱۹۵۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے:۔ جھمکے ایک جوڑا۔ گلوبند ایک عدد۔ انگوٹھیاں چار عدد کل مالیتی مبلغ چھ سو شلنگ -/۶۰۰ شلنگ نیز مجھے مبلغ -/۷۵ شلنگ کی رقم ماہانہ بطور جیب خرچ ملتی ہے۔ علاوہ ازیں میرا مہر مبلغ -/۳۰۰۰ شلنگ ہے۔ جو کہ ابھی بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ اس سب جائداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں اگر میرے مرنے پر اس کے علاوہ میری کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

الامتہ:۔ ممتاز بشریٰ نیروبی

گواہ شد:۔ حمید احمد بھٹی خاوند موصیہ

گواہ شد:۔ قاضی عبدالسلام بھٹی پریذیڈنٹ جماعت نیروبی۔

اعلان نکاح

مورخہ ۲۷/۱۰/۵۶ بعد نماز ظہر مسجد مبارک ربوہ میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت خاکسار کے لڑکے عزیزم چوہدری عبدالکریم خان کاٹھ گڑھی شاہد سلمہ اللہ تعالیٰ (سیالکوٹ) کے نکاح ہمراہ عزیزہ امۃ القیوم بیگم بنت ماسٹر چوہدری محمد الدین صاحب گوجرہ ضلع لائلپور کا اعلان فرمایا۔ احباب کرام خصوصاً صحابہ کرام سے عاجزانہ درخواست ہے کہ خاص طور پر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دینی اور روحانی طور پر فریقین کے لئے بابرکت بنائے آمین ثم آمین۔

پانچ روپے کی اعانت اس تقریب کے پیش نظر ہے۔

خاکسار عبدالعزیز خان کاٹھ گڑھی چک ۲/T.D.A تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا۔

ولادت

۲۳ اکتوبر کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو پہلا فرزند عطا فرمایا۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی کے ساتھ دراز عمر عطا کرے اور خادم دین بنائے آمین۔

محمد رفیق سندھو جھنگ ویلڈ ہریسنگ فیکٹری

سٹر کا سندھو

بنڈونگ کانفرنس کے اصولوں پر عمل کیا جاتا تو آج پاک ہند تعلقات بہتر ہوتے

(سہروردی)

سہروردی نے انڈونیشیا جانے کی دعوت منظور کر لی۔

کراچی ۱۵ نومبر۔ وزیر اعظم مسٹر حسین شہید سہروردی نے آج یہاں کہا کہ بعض اوقات انہیں یہ محسوس کر کے بڑی مایوسی و ناامیدی ہوتی ہے کہ اقوام متحدہ کے منشور اور بنڈونگ کانفرنس کے اصولوں کی خلاف ورزی اور انہیں نظر انداز کیا جاتا ہے۔ آپ نے کہا اگر پاکستان اور ہندوستان کے باہمی مسائل اور متنازعہ امور کو سلجھانے کے لئے ان اصولوں سے کام لیا جاتا تو ان دونوں ملکوں کے تعلقات میں آج کتنی تبدیلی ہوتی۔

وزیر اعظم نے ان خیالات کا اظہار انڈونیشی وزیر اعظم ڈاکٹر علی شاستروامی جوجو کے اعزاز میں دئے گئے ایک "لنچ" کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے کیا۔

مسٹر سہروردی نے کہا کہ پاکستان آپ کا عظیم ملک اور دوسرے ہم خیال ملکوں کے تعاون سے بنڈونگ کانفرنس کے دس اصولوں کی تکمیل پر پورا یقین رکھتا ہے۔ مسٹر سہروردی نے کہا۔ "انڈونیشیا اور پاکستان کم وبیش ایک سے مسائل سے دوچار ہیں۔ آپ کی طرح ہم بھی اس نظریہ پر اعتقاد رکھتے ہیں کہ ہمارے ممالک کی ترقی کے لئے امن ضروری ہے۔ اسی خیال کے پیش نظر ہم قیام امن کے لئے مثبت کوشش کر رہے ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ تمام بین الاقوامی مسائل اقوام متحدہ کے منشور اور بنڈونگ کانفرنس کے اصولوں کے مطابق باہمی بات چیت، مصالحت اور ثالثی ایسے پرامن ذریعوں سے طے کئے جائیں گے۔ ہمیں یقین ہے کہ پاکستان آپ کے عظیم ملک اور دوسرے ہم خیال ملکوں۔ جو بنڈونگ کانفرنس کے دس اصولوں پر یقین رکھتے ہیں کے تعاون سے دنیا کی قوموں بالخصوص ایشیائی ممالک میں جزنگالی مفاہمت اور دوستانہ تعاون کی فضا پیدا کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

وزیر اعظم نے یقین ظاہر کیا کہ انڈونیشی وزیر اعظم کا دورہ پاکستان دونوں ملکوں کے باہمی تعلقات کے مزید استحکام کا موجب ہوگا۔

مسٹر سہروردی نے مشرق وسطیٰ کے حالیہ واقعات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ معاہدہ بغداد کے ہی ارکان نے اپنی حالیہ تہران کانفرنس میں صورت حال کو زیادہ سے زیادہ متاثر کرنے کی انتہائی کوشش کی۔ اور بالآخر جنگ بند کرانے میں کامیاب ہو گئے۔ آپ نے کہا ہم نے اسرائیل کی مذمت کی برطانیہ اور فرانس کی مداخلت پر افسوس کا اظہار کیا۔ لڑائی فوراً بند کرنے اور غیر ملکی فوجوں کی مصر سے واپسی کا مطالبہ کیا۔ اور اس خیال کا اظہار کیا کہ اس مسئلہ کے تصفیہ کے لئے اقوام متحدہ کی نگرانی میں مصر سے براہ راست بات چیت کی جائے۔ مجھے اس بات کی بڑی خوشی ہے کہ ہماری کوششیں رائیگاں نہیں گئیں اور جنگ بند ہو گئی۔

انڈونیشی وزیر اعظم مسٹر علی شاستروامی جوجو نے کہا میں صرف اس بات پر زور دینا چاہتا ہوں کہ ہم ایک دوسرے کے مخالف نہیں بلکہ ہم اپنی مختلف خارجہ پالیسیوں کے باوجود ایک ہی مقصد کے لئے کام کر رہے ہیں اور مقصد یہ ہے کہ اس نازک مرحلہ پر جنگ کا خطرہ کس طرح دور کیا جائے اور اس سرد جنگ کو کس طرح ختم کیا جائے جو دنیا کی کثیر آبادی کو اپنی لپیٹ میں لئے ہوئے ہے۔

(۲) دونوں وزرائے اعظم کے درمیان بات چیت کے بعد ایک مشترکہ اعلان جاری کیا گیا ہے اعلان کے مطابق مسٹر حسین شہید سہروردی نے انڈونیشیا جانے کے متعلق ڈاکٹر علی شاستروامی جوجو کی دعوت منظور کر لی ہے۔ دونوں وزرائے اعظم کے مشترکہ اعلان میں بتایا گیا ہے کہ حکومت پاکستان دہلی کانفرنس کے متعلق حکومت انڈونیشیا کو اپنے خیالات سے مطلع کر دے گی۔ اور انڈونیشی وزیر اعظم پاکستان کے خیالات سے دوسری کولمبو طاقتوں کے درکان کو آگاہ کر دیں گے۔

موجودہ نازک وقت میں جماعت احمدیہ اور اس کے مقدس امام ایدہ اللہ

کی دعائیں اہل مصر کے ساتھ ہیں

مصر کے صدر جمال عبد الناصر کے نام مکرم ناظر صاحب امور خارجہ کا تار

ربوہ۔ مصر پر برطانیہ، فرانس اور اسرائیل کے حملے کے چند روز بعد مؤرخہ ۳ نومبر ۱۹۵۶ء کو مکرم جناب ناظر صاحب امور خارجہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی طرف سے مصر کے صدر جمال عبد الناصر کے نام حسب ذیل مضمون کا تار ارسال کیا گیا تھا۔

موجودہ نازک وقت میں جماعت احمدیہ اور اس کے مقدس امام کی دلی دعائیں آپ کے ساتھ ہیں۔ برطانیہ اور فرانس نے مصر پر حملہ کر کے ہمیشہ ہمیش کے لئے اپنے چہروں کو داغدار کر لیا ہے۔ خدا تعالیٰ ان کو ضرور اس کی سزا دے گا۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ موجودہ جنگ میں اللہ تعالیٰ اہل مصر کی امداد فرمائے آمین

غیر ملکی رضاکار مصر بھیجنے کی اپیل واپس لے لی گئی

برطانوی و فرانسیسی فوجوں کے عدم انخلاء کی صورت میں اپیل بحال تصور ہوگی (مصری ترجمان)

لنڈن ۱۵ نومبر۔ مغربی جرمنی میں عرب ممالک کے سفارتی نمائندوں نے کل بون میں ایک پریس کانفرنس میں اعلان کیا ہے کہ مصر نے روس۔ چین اور دوسرے ممالک سے رضاکار بھیجنے کی درخواست کی تھی وہ واپس لے لی ہے۔

ان سفارتی نمائندوں نے کہا ہے کہ رضاکار بھیجنے کی اپیل اس وقت کی گئی تھی جب مصر برطانیہ فرانس اور اسرائیل کے جارحانہ حملہ کا مقابلہ کر رہا تھا۔ اب لڑائی بند ہو گئی ہے اور معاملہ اقوام متحدہ نے اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے اس لئے رضاکاروں کی خدمات کی ضرورت نہیں رہی۔ کانفرنس میں مصر عراق، شام، لبنان، اردن اور یمن کے سفارتی نمائندوں نے تقاریر کیں۔

شام اور مصر کے سفارتی نمائندوں نے اعلان کیا کہ اس وقت روس کا کوئی بھی رضاکار عرب کی سرزمین پر موجود نہیں۔

دریں اثنا ماسکو میں مصری سفارت خانہ کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ مصر نے رضاکاروں کے متعلق اپنی اپیل مشروط طور پر واپس لی ہے اگر برطانیہ اور فرانس کی فوجیں نہر سویز کے علاقہ سے واپس نہ ہٹائی گئیں تو مصر کی یہ اپیل بحال متصور ہوگی۔

جلسہ سالانہ کے موقع پر الفضل کا خاص نمبر شائع ہوگا

قلمی معاونین کی خدمت میں ضروری درخواست

جلسہ سالانہ کے مبارک موقع پر امسال بھی الفضل کا ایک خاص نمبر شائع ہوگا۔ جو مخصوص دینی علمی مضامین کے علاوہ تصاویر سے بھی مزین ہوگا۔ اہل قلم حضرات کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اس نمبر کو کامیاب بنانے میں قلمی معاونت فرمائیں۔ خاص نمبر کے مضامین یکم دسمبر ۱۹۵۶ء تک دفتر الفضل میں پہنچ جانے چاہئیں۔ (ادارہ)

پتہ مطلوب ہے میاں عبد الرحیم صاحب اوجلوی جوہر آباد ضلع سرگودھا میں ملازم تھے کا موجودہ ایڈریس درکار ہے۔ جو دوست ان کے موجودہ ایڈریس سے آگاہ ہوں۔ وہ دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں یا اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے ایڈریس سے دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔ (نظارت المال)